احادیثِ قربانی کا تحقیقی جائزہ

تحقیق و ترتیب

صادق الامین داؤدی جدون

متخصص فی علوم الحدیث جامعہ امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ ٹوپی، صوابی

زیرِ نگرانی

حضرت مولانا ڈاکٹر نور الحق جدون صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مدیر جامعہ امام محمد بن الحسن الشیبانی، ٹوپی (صوابی)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من كذب علي متعمدا، فليتبوأ مقعده من النار»

(الصحيح لمسلم)

پیش لفظ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعدہ: قربانی کے فضائل واحکام میں متعدد احادیث، کتبِ حدیث میں موجود ہیں جن میں مقبول، ضعیف، انتہائی ضعیف اور من گھڑت روایات بھی ہیں قربانی چونکہ شعائرِ اسلام میں سے ہے اور احناف کے ہاں واجب ہے تو بقر عید قریب آتے ہی ائمہ حضرات اور واعظین مساجد میں خطبوں کے دوران قربانی سے متعلق احادیث بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ہونی بھی چاہیے کیونکہ احادیثِ رسول ﷺ ہمارے دین کا دوسرا بڑا ماخذ ہے لیکن قربانی کے متعلق بعض کمزور روایات جو بیان کرنے کے بھی قابل نہیں ہوتے، عوام الناس کے سامنے بیان کی جاتی ہیں کیونکہ عام طور سے واعظین ان روایات کے حکم اور مرتبے سے ناواقف ہوتے ہیں یا ترغیبِ عمل اور تبلیغِ دین کے خاطر اس کے مرتبے کو نظر انداز کر کے اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے حالانکہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کا فرمان ہے: ”جھوٹے فضائل میں یہ اثر کہاں؟ جھوٹی روایتوں سے اس وقت تو جوش ہوتا ہے لیکن ان میں فطری ظلمت ہوتی ہے کہ قلوب ان کو قبول نہیں کرتے اور مجلس سے اٹھتے ہی انکا ذرا اثر بھی باقی نہیں رہتا، چنانچہ دیکھ لیجئے کہ مصنوعی وعظوں میں کیا اثر ہے اور اہل اللہ و محققین کے وعظوں میں کیا اثر ہے۔۔۔۔۔۔خوب سمجھ لیجئے کہ موضوع روایتیں اور کتابیں پڑھنا جائز نہیں، اور یہ بھی زبان کے بدترین گناہوں میں سے ہے“۔(خطباتِ حکیم الامت 316/26)

اسی وجہ سے مولانا صادق الامین داؤدی جدون نے قربانی سے متعلق احادیث کی مختصر تحقیق اس انداز میں پیش کی ہے جس کو پڑھنے سے نہ تو قارئین طوالت سے اُکتاتے ہیں اور نہ ہی سمجھنے میں مخل، اس میں موصوف نے مقبول احادیث علیحدہ، معمولی ضعیف علیحدہ اور انتہائی ضعیف اور موضوع روایات علیحدہ ذکر کئے ہیں تاکہ خطباء اور واعظین حضرات اپنے خطبوں میں غلط روایات بیان کرنے سے بچ جائیں اور مقبول روایات کو عام کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ اور کامل اتباع نصیب فرمائے اور اس میں ہر قسم کی کج روی اور اتباعِ ہوا سے حفاظت فرمائے اور تادمِ آخر دین اسلام کی خدمت وحفاظت کے لئے قبول فرمائے، آمین ثم آمین۔

نورالحق جدون

۱۸/ذوالقعدہ/۱۴۴۳ھ الموافق/۲۰۲۲ء/۶/۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفصل الأول: الأحاديث المقبولة في الأضحية

حدیث مقبول سے مراد وہ حدیث ہے جو روایت ودرایت کے اصولوں پر پوری اترتی ہو، اس پر عمل کیا جاسکے اوراسے بطورِ دلیل بھی پیش کیا جاسکتا ہو، اسکی کل چار قسمیں ہیں: ۱:صحیح لذاته ۲:صحیح لغیرہ ۳:حسن لذاته ۴:حسن لغیرہ.

۱:صحیح لذاته : اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل ہو اول سے لیکر آخر تک تمام راوی عادل اور تام الضبط (روایت کو صحیح طور پر محفوظ کرنے والے) ہوں اس میں کوئی علتِ قادحہ نہ ہو اور نہ ہی وہ شاذ ہو، چنانچہ اگر ان پانچ شرائط (اتصالِ سند، عدالت، وضبطِ رواۃ، شاذ نہ ہونا، اس میں کسی علت کا نہ ہونا) میں سے کوئی ایک بھی مفقود ہو تو وہ حدیث صحیح لذاتہ نہیں کہلائے گی۔

۲-حسن لذاته : وہ حدیث کہلاتا ہے جس کو عادل اور خفیف الضبط راوی روایت کرے اس حال میں کہ اس کی سند متصل ہو اور وہ معلول اور شاذ نہ ہو۔

۳-صحیح لغیرہ : یہ اس حسن لذاتہ حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسانید متعدد ہو۔

۴-حسن لغیرہ : وہ ضعیف روایت کہ جس میں ضعفِ شدید نہ ہو اور جس کو تعدد طرق کی وجہ سے قوت حاصل ہو، حسن لغیرہ کہلاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱:- عن أبي هريرة، رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «من كان له مال فلم يضح فلا يقربن مصلانا» وقال مرة: «من وجد سعة فلم يذبح فلا يقربن مصلانا»

حضرت ابوہریرہؓ حضورِ اقدس ﷺ کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قربانی کرنے کی وسعت پاتا ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو (ایسا آدمی) ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند احمد میں ("۸۲۷۳") نمبر پر نقل کیا ہے۔

اور امام حاکمؒ نے المستدرك على الصحيحين (۷۵۶۵/ ۴- ۲۵۸) بیہقی نے سنن کبریٰ (رقم؛ ۱۹۰۱۲، ۹/۴۳۷) میں دار قطنی نے سنن دارقطنی ("۴۷۴۳" ۵/ ۵۰۰) میں ذکر کیا ہے۔

حکم :— اس حدیث کی تصحیح وتضعیف میں علماء نے اختلاف کیا ہے چنانچہ شعیب ارنوط نے سنن ابن ماجة کی تخریج میں (رقم ۳۱۲۳-۴/۳۰۲) اس کے سند میں ایک راوی "عبداللہ بن عیاش" کی وجہ سے اس کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حاکم نے اس کو مستدرک میں (۷۵۶۵/ ۴- ۲۵۸) ذکر کرکے فرمایا (هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه) اور ذہبی نے تلخیص میں اس کو صحیح کہا

ہے اور البانی نے تخریج مشکلۃ الفقر (ص ١/ ٦٧) میں اور احمد شاکر نے مسند احمد (٢٦١/٨/٨٢٧٣) کی تحقیق میں اس کو حسن قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر ٢:- عن جابر بن عبد الله، قال: ذبح النبي -صلى الله عليه وسلم- يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين موجئين، فلما وجههما قال: "إني وجهت وجهي للذي فطر السمٰوٰت والأرض، على ملة إبراهيم حنيفا، وما أنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي، ومحياي ومماتي لله رب العٰلمين، لا شريك له، وبذلك أمرت وأنا من المسلمين، اللهم منك ولك، عن محمد وأمته، باسم الله والله أكبر" ثم ذبح.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن سینگوں والے سیاہ وسفید دھبے دار خصی دو مینڈھے ذبح کیے جب ان دونوں کو قبلہ رخ کیا تو یہ کلمات کہے: إني وجهت وجهي للذي فطر السمٰوٰت والأرض، على ملة إبراهيم حنيفا، وما أنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي، ومحياي ومماتي لله رب العٰلمين، لا شريك له، وبذلك أمرت وأنامن المسلمين" پھر فرمایا کہ: اے اللہ! یہ قربانی تیری طرف سے ہے اور خالص تیری ہی رضا کے لئے ہے، تو اس کو محمد (ﷺ) اور اس کی امت کی طرف سے قبول فرما، اس کے بعد آپ نے بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر انہیں ذبح کیا۔

تخریج الحدیث: اس حدیث کو امام ابوداودؒ نے سنن أبي داود (٢٧٩٥) میں اور بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں (١٩١٨٤) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

حکم:- اس حدیث کے سند کو شعیب ارنووط نے سنن ابی داؤد کی تحقیق میں (٢٧٩٥) حسن قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر ٣:- عن عبد الله بن عمرو بن العاص، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «أمرت بيوم الأضحى عيدا جعله الله عز وجل لهذه الأمة». قال الرجل: أرأيت إن لم أجد إلا أضحية أنثى أفأضحي بها؟ قال: «لا، ولكن تأخذ من شعرك وأظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك، فتلك تمام أضحيتك عند الله عز وجل».

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس امت کے لیے (یوم الاضحی کو) عید کا دن قرار دوں' ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر مجھ کو منیحہ (عاریۃً لی ہوئی بکری) کے سوا اور کوئی بکری نہ ملے تو کیا میں اسی کو ذبح کر دوں! آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! لیکن تم اپنے بالوں کو اور ناخنوں کو کاٹ لینا اور مونچھوں کو تراش لینا اور زیر ناف بال مونڈ لینا تو اللہ کے نزدیک یہ تمہاری پوری قربانی ہو جائے گی۔

تخریج الحدیث: اس حدیث کو امام ابوداودؒ نے سنن أبي داود (رقم ٢٧٨٩-٤/ ٤١٦) میں اور امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں (رقم ١٩٠٢٨-٩/ ٤٤٢) امام نسائیؒ نے (رقم ٤٣٦٥-٤/ ٣٣٦) امام دار قطنیؒ نے (رقم ٤٧٤٩-٥/ ٥٠٧) امام حاکمؒ نے مستدرک میں (رقم ٧٥٢٩-٤/ ٢٤٨) امام ابن حبانؒ نے صحیح ابن حبان میں (رقم ٥٩١٤-١٣/ ٣٣٥) اور امام ابو بکر بزارؒ نے مسند بزار میں (رقم ٢٤٥٩-٦/ ٤٢٩) پر نقل کیا ہے۔

حکم :- شیخ البانیؒ نے صحیح ابن حبان کی تخریج میں (رقم ۵۹۱۴-۱۳/۳۳۵) اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، لیکن ہمیں اسکی ضعف کی کوئی وجہ نہ مل سکی اور اس کے علاوہ دوسرے علماء نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے چنانچہ امام حاکمؒ نے مستدرک میں (رقم ۷۵۲۹-۴/۲۴۸) نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ: (هذا حديث صحيح ولم يخرجاه)، اور امام ذھبیؒ نے بھی تلخیص میں اس پر "حديث صحيح" کا حکم لگایا ہے، اسی طرح شعیب ارنووط نے بھی سنن ابی داود کی تخریج میں (رقم ۲۷۸۹-۴/۴۱۶) اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر ۴:- عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:"إذا ضحى أحدكم فليأكل من أضحيته".

حضرت ابوہریرہؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی قربانی کرے تو وہ اپنی قربانی (کا گوشت) کھائے۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند میں (۹۰۷۸) نمبر پر ذکر کیا ہے اور امام ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں (۵۹۹۰) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

حکم :- اس حدیث کے سند کو شعیب ارنووط نے مسند احمد کی تخریج میں (۹۰۷۸) محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اس کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ تقریب التهذیب میں (۶۰۸۱) فرماتے ہیں "صدوق سيِّئُ الحفظ" تو صاحب التحریر نے اس پر استدراک کرتے ہوئے فرمایا "بل: ضعيفٌ يُعتبر به في المتابعات والشواهد"

اس حدیث کا ایک شاھد ابن عباس سے مرفوعا مروی ہے کہ "ليأكل كل رجل من أضحيته" لیکن اس کے سند میں عبد اللہ بن خراش ہے جو بہت زیادہ ضعیف ہے اس لئے یہ حدیث شاھد نہیں بن سکتی۔

لیکن مسند احمد میں (۱۱۴۴۹) نمبر پر ابو سعید خدری اور قتادہؓ سے روایت ہے کہ "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " كلوا لحوم الأضاحي وادخروا" اور امام مسلمؒ نے صحیح میں (۱۹۷۳) نمبر پر حضرت ابو سعید خدری سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے «كُلُوا، وَأَطْعِمُوا، وَاحْبِسُوا»، أَوْ «ادَّخِرُوا»

تو لہذا ان شواھد کی وجہ سے مذکورہ حدیث حسن ہے، اور البانیؒ نے اس کو سلسلة صحيحة میں (۳۵۶۳) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

الفصل الثاني: الأحاديث الضعيفة في الأضحية

حدیث ضعیف سے مراد وہ حدیث ہے جس میں حدیثِ مقبول کی (مذکورہ بالا) شرائط نہ پائی جائیں، یہاں ضعیف سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں ضعفِ شدید نہ ہو بلکہ وہ بیان کرنے اور اس پر عمل کرنے کے قابل ہو البتہ جہاں تک ممکن ہو مقبول احادیث کو بیان کیا جائے اور اسی پر اکتفاء ہو لیکن اگر کہیں پر مقبول حدیث موجود نہ ہو تو وہاں پر فضائل کے باب میں حدیث ضعیف کو بھی بیان کرنے کی گنجائش ہے لیکن جن علماء نے اس کی اجازت دی ہے وہ مطلقا نہیں ہے بلکہ اس کے لئے انہوں نے درجہ ذیل تین شرطیں لگائی ہیں:

اول یہ کہ وہ حدیث بہت زیادہ ضعیف نہ ہو۔

دوم یہ کہ وہ کسی اصلِ شرعی کے ذیل میں آتی ہو اس کے بالکل خلاف نہ ہو جس پر قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں عمل کرنا ثابت ہو۔

سوم یہ کہ اس پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے اس کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے بلکہ یہ خیال رکھتے ہوئے عمل کیا جائے کہ معاملہ صرف احتیاط کا ہے (یعنی ہو سکتا ہے کہ یہ بات اس طرح ہو لیکن یقینی طور پر اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ کیا جائے)۔

(رد المحتار للعلامة ابن عابدين الشامي:۱/۲۵۳،دار عالم الكتب)،(الاجوبة الفاضلة للامام لكهنوی:۴۴،دار الكتب)،(قواعد فی علوم الحديث للعلامة ظفر احمد عثمانی:۹۴،دار البشائر الاسلامية)،(المدخل الى اصول الحديث على منهج الحنفية لعبد المجيد التركمانی:۱۳۱،دارالكتب).

حدیث نمبر ۱:-عن عائشة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ما عمل آدمي من عمل يوم النحر أحب إلى الله من إهراق الدم، إنه ليأتي يوم القيامة بقروها وأشعارها وأظلافها، وأن الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع من الأرض، فطيبوا بها نفسا.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوم النحر (قربانی والے دن) اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمی کا کوئی بھی عمل، قربانی کا خون بہانے سے زیادہ پسند نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاں قبولیت کے مقام کو پالیتا ہے، اس لئے تم خوشی خوشی قربانی کیا کرو"

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے سنن الترمذی (رقم:۱۴۹۳-۳،۱۳۵) میں اور امام بغویؒ نے شرح السنة میں (رقم؛ ۱۱۲۴،ج؛۴/ص؛۳۴۲) اور امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں (رقم؛۱۹۰۱۵،ج؛۹/ص؛۴۳۸) نقل کیا ہے۔

حکم:— یہ حدیث راوی کی ضعف اور انقطاع سند کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ ابو المثنی ضعیف ہے اور ہشام بن عروہؒ سے یہ حدیث سنی بھی نہیں۔(العلل الکبیر للترمذی:ج؛۱-ص؛۲۴۴).

حدیث نمبر۲:- عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم أضحى: «ما عمل ابن آدم في هذا اليوم، أفضل من دم يهراق، إلا أن يكون رحما مقطوعة توصل»

حضرت ابن عباسؓ، نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عید الاضحیٰ والے دن کسی آدمی کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ افضل نہیں ہے سوائے اس کے کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں (۱۰۹۴۸) نمبر پر اور عبد الرزاقؒ نے مصنف میں (۳۸۶/۴) نقل کیا ہے۔

حکم:— یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ یہ مسلسل بالضعفاء ہے۔

1۔اس میں الحسن بن یحییٰ الخشنی ہے اسکے بارے میں حافظ ابن حجرؒ تقریب میں (۱/۱۸۲) میں فرماتے ہیں صدوق کثیر الغلط۔

2۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں اسماعیل بن عیاش ہے وہ بھی اپنے شہر والوں کے علاوہ کسی اور سے جب روایت نقل کرتے ہیں تو وہ قابل قبول نہیں ہوتی،تقریب:(۹۲/۱).

3۔اور تیسری وجہ ضعف کی یہ ہے کہ اس میں لیث بن ابی سلیم ہے وہ بھی ضعیف ہے،تقریب التهذیب:(۶۴۹/۲).

حدیث نمبر۳:- عن عائشة رضي الله عنها قالت: قلت: يا رسول الله أستدين وأضحي؟ قال: " نعم فإنه دين مقضي.

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ! کیا میں قرض لیکر قربانی کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:ہاں! کہ یہ قرض (اللہ تعالیٰ کی مدد سے) ادا کر دیا جائے گا۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے سنن میں (۱۹۰۲۱) اور امام دار قطنیؒ نے سنن میں (۴۷۵۵) نمبر پر روایت کیا ہے۔

حکم:— یہ حدیث ضعیف ہے دار قطنیؒ نے حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا: وهدير هو ابن عبدالرحمٰن بن رافع بن خديج ،ولم يسمع من عائشة ولم يدركها، تو یہ سند منقطع ہے،اس کے علاوہ اس میں دو خرابیاں اور ہیں رفاعہ بن ہدیر کو ابن حبانؒ نے ضعفاء میں (۱/۳۰۴) ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ:كان ممن يخطئ ،وينفرد عن جده باشياء ليست محفوظة۔اور یعقوب کے بارے میں حافظؒ نے تقریب میں (۸۶۷/۲) فرمایا"صدوق كثير الوهم والرواية عن الضعفاء".

حدیث نمبر۴:- عن حنش، قال: رأيت عليا يضحي بكبشين فقلت له: ما هذا؟ فقال: «إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أوصاني أن أضحي عنه فأنا أضحي عنه»

حضرت حنشؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ (یعنی ایک آدمی کی طرف سے کیا ایک ہی قربانی کافی نہیں؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں، چنانچہ میں آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

تخریج الحدیث: اس حدیث کو امام احمد بن حنبلؒ نے مسند میں (رقم ۸۴۳/۲-۲۰۶)، ابوداودؒ نے سنن ابی داود میں (۲۷۹۰)، امام بغویؒ نے شرح السنة میں (رقم ۱۱۳۲/۴-۳۵۸) امام ابو یعلیٰؒ نے اپنے مسند ابی یعلیٰ میں (رقم ۴۵۹/۱-۳۵۵) حاکم نے مستدرک میں (رقم ۷۵۵۶/۴-۲۵۵) اور امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں (رقم ۱۹۱۸۸/۹-۴۸۴) ذکر کیا ہے۔

حکم :— اس حدیث کو امام حاکمؒ نے مستدرک علی الصحیحین میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا "هذا حديث صحيح ولم يخرجاه" اور امام ذہبیؒ نے تلخیص میں اس کی موافقت کی ہے، اسی طرح شیخ احمد شاکرؒ نے بھی ان کی اتباع کرتے ہوئے مسند احمد کی تخریج (۱۲۷۸/۲-۱۳۰) میں اس کے سند کو صحیح کہا ہے۔

لیکن شعیب ارنووطؒ نے مسند احمد میں (رقم ۸۴۳/۲-۲۰۶)، اور سنن ابی داؤد کی تخریج (حاشية سنن ابی داود رقم (۲۷۹۰/۴-۴۱۷) میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ اس کے سند میں ابو الحسناء مجہول ہے اور شریک ضعیف ہے اور حنش بھی متکلم فیہ ہے، اسی طرح امام ترمذیؒ نے بھی اس کو حدیث غریب کہا ہے۔

حدیث نمبر۵:- ابو الأشد السلمي، عن أبيه، عن جده، قال: كنت سابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فأمرنا نجمع لكل رجل منا درهما، فاشترينا أضحية بسبعة الدراهم، فقلنا: يا رسول الله، لقد أغلينا بها؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «إن أفضل الضحايا أغلاها، وأسمنها»

ابو الاشدؒ اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سات آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک درہم جمع کرنے کا حکم فرمایا جس پر ہم نے سات درہم میں قربانی کا جانور خریدا، ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو ہم

نے مہنگا لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ سب سے افضل قربانی وہ ہے جو مہنگی اور موٹی تازی ہو۔

تخریج الحدیث: اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند میں (۱۵۴۹۴)، امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں (رقم ۱۹۰۵۰-۵۱/۹-۴۴۹) اور امام حاکمؒ نے مستدرک میں (رقم ۷۵۶۱/۴-۲۵۷) ذکر کیا ہے۔

حکم :- اس حدیث کے سند میں "بقیۃ بن الولید" راوی کو شعیب ارنووط نے مسند احمد کی تخریج (۱۵۴۹۴) میں ضعیف کہا ہے جو کہ صدوقہے اور ثقات سے روایت کے وقت ثقہ ہے لیکن مجہولین اور غیر ثقات سے روایت کی کثرت، تدلیس، ثقات کی مخالفت اور مناکیر روایات کی نقل کی وجہ سے ضعیف قرار دیا گیا ہے چنانچہ امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: **صدوق اللهجة، إلا أنه يأخذ عمن أقبل وأدبر فليس بشيء.** (إكمال تهذيب الكمال لمغلطاي؛٦/٣).

الفصل الثالث

الأحاديث الموضوعة أو الضعيفة الشديدة

اس فصل میں ان احادیث کا بیان ہے جن میں ضعفِ شدید ہے ایسے احادیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا بلکہ فضائل میں بھی جمہور کے ہاں یہ بیان نہیں کیے جاسکتے، اور اسی طرح اس فصل میں ان احادیث کو بھی بیان کیا جائے گا جو بالکل بے اصل اور من گھڑت ہیں جن کا بیان کرنا اور نقل کرنا صرف اس ایک صورت میں جائز ہے کہ اس کے بیان سے مقصد لوگوں کو اس پر متنبہ کرنا اور ان سے روکنا ہو اس کے علاوہ اس کو بیان کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ اس وعید (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار: صحيح البخارى برقم ؛ ١١٠/ص؛٣٨ ،دارالكتب العلمية) کے زمرے میں داخل ہو گا۔

حدیث نمبر ١:- عن زيد بن أرقم قال: قلت: أو قالوا : يا رسول الله ما هذه الأضاحي؟ قال: " سنة أبيكم إبراهيم ". قالوا: ما لنا منها؟ قال : " بكل شعرة حسنة ". قالوا : يا رسول الله فالصوف؟ قال: " بكل شعرة من الصوف حسنة ".

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ! اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (تمہارا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں جانور کے) ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ انہوں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! جن جانوروں کے بدن پر اون ہے اس کا کیا حکم ہے؟ (کیا اس پر بھی کچھ ملے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا اون کے ہر بال کے عوض بھی ایک نیکی ملے گی۔

تخريج الحديث : اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند میں (١٩٢٨٣)، امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں (رقم ١٩٠١٧/٩/٤٣٩-) امام حاکمؒ نے مستدرک میں (رقم ٣٤٦٧/٢/٤٢٢-) امام طبرانیؒ نے معجم الكبير میں (رقم ٥٠٧٥/٥/١٩٧-) اور امام ابن ماجہؒ نے سنن ابن ماجة میں (رقم ٣١٢٧/٢/١٠٤٥-) اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حکم :- یہ حدیث انتہائی درجہ کی ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں موجود راوی ابو داؤد (نفیع بن الحارث) کو ابن ابی حاتم نے الجرح والتعديل میں (٨/ ٤٨٩) منكر الحديث قرار دیا ہے اسی طرح اس سند کے دوسرے راوی عائذ اللہ کو بھی امام ابو حاتمؒ نے (الجرح والتعديل، ٧/ ٣٨) میں منكر الحديث قرار دیا ہے۔

شیعب ارنووطؒسنن ابن ماجة کی تحقیق(۳۱۲۷)میں فرماتے ہیں"إسناده ضعيف جدًا. أبو داود –واسمه نفيع بن الحارث– متروك الحديث، وعائذ الله –وهو المجاشعي– ضعيف".

حدیث نمبر۲:- قال الامام البيهقى فى سننه :– عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " ما أنفقت الورق في شيء أفضل من نحيرة في يوم عيد ".

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عید کے دن قربانی کا جانور (خریدنے) کے لئے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر(۱۰۸۹۴)میں، امام دار قطنیؒ نے سنن دار قطنی(۴۷۵۲)میں اور امام بیہقیؒ نے السنن الکبری میں(۱۹۰۱۴)نمبر پر محمد بن ربيعة عن إبراهيم بن يزيد، عن عمرو بن دينار، عن طاوس، عن ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

حکم:– اس کے سند میں ابراہیم بن یزید الخوزی راوی ہے جس کو امام ابو حاتمؒ اور امام ابوزرعہؒ دونوں نے ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ (الجرح والتعديل/ص؛۱۴۷-ج؛۲/ لابن أبي حاتم (المتوفى: ۳۲۷هـ) اور امام بخاریؒ تاریخ کبیر میں(۱۰۵۸) نمبر پر اس کے بارے میں فرماتے ہیں "سكتوا عنه" اور یہ ان کے ہاں جرح شدید ہے کیونکہ علماء فن اس بات کو جانتے ہیں کہ امام بخاریؒ جرح میں سخت عبارات استعمال نہیں کرتے، حافظ ابن کثیرؒ "اختصار علوم الحديث"(ص۱۱۸)میں فرماتے ہیں: "إذ قال البخاري في الرجل: " سكتوا عنه "، أو " فيه نظر "، فإنه يكون في أدنى المنازل وأردئها عنده" تولہذا اس حدیث میں ضعف شدید ہے۔

حدیث نمبر۳:-ذكر ابن حجر العسقلانى فى التمييز :– حديث: "عَظِّمُوا ضحَايَاكُمْ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ".

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قربانی کے جانور کو (کھلا پلا کر خوب) موٹا، تازہ بناؤ کیوں کہ یہ پلِ صراط پر تمہاری سواریاں ہو گی۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام ابن الملقنؒ نے بدر المنیر میں(۲۷۳/۹)میں اور حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں(٦٣٦٧) اور امام عجلونیؒ نے کشف الخفاء میں(۱۷۹۴)ذکر کیا ہے۔

حکم :– امام ابن الملقنؒ بدر المنیر میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:" هذا الحديث لا يحضرني من خرجه بعد البحث الشديد عنه، وقال ابن الصلاح في كلامه على «الوسيط» : إنه غير معروف ولا ثابت فيما علمناه. وقال ابن العربي في «الأحوذي شرح الترمذي» : ليس في فضل الأضحية حديث صحيح".

یہ حدیث تلاش بسیار کے باوجود مجھے نہیں ملا کہ کسی نے اس کی تخریج کی ہو، اور حافظ ابن صلاحؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، اور نہ ہمارے علم کے مطابق ثابت ہے، اور شیخ ابن العربي "احوذی شرح ترمذی" کہ قربانی کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

حافظ ابن حجرؒتلخیص الحبیر میں فرماتے ہیں"وأخرج صاحب "مسند الفردوس" من طريق ابن المبارك، عن يحيى بن عبيد الله بن موهب، عن أبيه، عن أبي هريرة رفعه: "اسْتَفْرِهُوا ضَحَايَاكُمْ؛ فَإِنَّها مَطَايَاكُمْ عَلَى الصِّراطِ".

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی قربانیوں کے لیے عمدہ جانور تلاش کرو کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گے۔

اس کے بارے میں امام عجلونیؒکشف الخفاء(۳۳۷)میں فرماتے ہیں "رواه الديلمي بسند ضعيف جداًّ عن أبي هريرة رفعه" اس میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی منکر اور ضعیف ہے، امام ابوحاتمؒ نے اسے منکر الحدیث اور غیر ثقہ قرار دیا ہے، اور اسی طرح یحییٰ بن معینؒ سے بھی اس کے بارے میں لیس بشیئ کے الفاظ نقل ہیں۔ (الجرح والتعديل/ص؛١٦٧-ج؛٩/ لابن أبي حاتم (المتوفى: ٣٢٧هـ)

ابن حجرؒ نے بھی تلخیص الخبیر میں اس کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا "يحيى ضعيف جدا"۔

حدیث نمبر ۴:- عن علي، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «يا أيها الناس، ضحوا واحتسبوا بدمائها، فإن الدم وإن وقع في الأرض، فإنه يقع في حرز الله جل وعز»[1]

حضرت علیؓ حضورِ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون سے ثواب کی امید رکھو کیونکہ جب خون زمین پر گرتا ہے تو وہ (اس سے پہلے) اللہ تعالیٰ کے قبضے میں پہنچ جاتا ہے۔

تخریج الحدیث: اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الاوسط میں (۸۳۱۹) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

حکم :— اس میں عمرو بن الحصین راوی ابن علاثۃ سے متفرد ہے امام طبرانیؒ نے حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا" لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ إِلَّا ابْنُ عُلَاثَةَ، تَفَرَّدَ بِهِ: عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ "اور امام ہیثمیؒ مجمع الزوائد میں (٥٩٣٦) نمبر پر اس حدیث پر تعلیق کرکے فرماتے ہیں"رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ "یہ خود متروک اور ضعیف راوی ہے، امام دارقطنیؒ نے اسے متروک، امام ابو حاتمؒ نے اسے ذاهب الحديث ،ليس بشيئ اور امام ابوزرعہؒ نے واهي الحديث قرار دیا ہے، جبکہ امام ذہبیؒ اور ابوالفتح الازدیؒ نے ضعيف جدا کہا ہے۔

حدیث نمبر ۵:- ورد أن الله يعتق بكل عضو من الضحية عضواً من المضحِّي.

روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ قربانی کے جانور کے ہر عضو کے عوض قربانی کرنے والے کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

---

[1] : المعجم الأوسط (رقم:٨٣١٩-٨/١٦٧) سليمان بن أحمد أبو القاسم الطبراني (المتوفى: ٣٦٠هـ) دار الحرمين – القاهرة

تخریج الحدیث : اس روایت کو امام ابن الملقن سراج الدین الشافعیؒ نے البدر المنیر میں (۹/۲۷۶) پر اور حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں (۲۷۶۳) نمبر پر نقل کیا ہے۔

حکم :— امام ابن الصلاحؒ اور امام ابن الملقن سراج الدینؒ نے اس روایت کو غیر معروف اور بے سند قرار دیا ہے کہ اس کی کوئی اصل موجود نہیں ہے۔ ابن الملقنؒ حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں "وهذا غريب لا يحضرني من خرجه. وقال ابن الصلاح في كلامه على «الوسيط» : إنه حديث غير معروف وإنه لم يجد له سندا يثبت به. هذا كلامه". اور حافظ ابن حجرؒ نے بھی حدیث ذکر کرنے کے بعد حافظ ابن صلاحؒ کا قول نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ٦:- عن ابن عباس قال: قال رسول الله طيق: "أمرت بركعتي الضحى، ولم تؤمروا بها، وأمرت بالأضحى، ولم تُكتب".

وفي رواية: "كُتب عليَّ النحرُ، ولم يُكتب علَيكم، وأمرت بركعتي الضحى، ولم تؤمروا بها".[2]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے چاشت کے دو رکعات نماز کا حکم دیا گیا اور تمہیں نہیں دیا گیا، اور مجھے قربانی کا حکم دیا گیا لیکن فرض نہیں کی گئی۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے لیکن تم پر فرض نہیں ہوئی اور مجھے چاشت کے دو رکعات کا حکم دیا گیا ہے جبکہ تم کو نہیں۔

حکم :— یہ دونوں حدیثیں جابر بن یزید الجعفی کی مرویات میں سے ہے اور جابر کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول منقول ہے کہ : «ما رأيت أحدا أفضل من عطاء بن أبي رباح ولا رأيت أحدا أكذب من جابر الجعفي». (مكانة الامام ابی حنيفة للامام عبدالرشيد النعمانی: ۱-۷۷)۔

اسی طرح ابن سعدؒ نے ضعیف جدا، ابن جارودؒ، سعید ابن جبیرؒ، ایوب السختیانیؒ، محمد ابن حزمؒ اور ابن عیینہؒ نے کذاب قرار دیا ہے ۔(اکمال تہذیب الکمال لمغلطائی: ۳/۱۳۹) اس لئے یہ دونوں روایتیں صحیح نہیں ہے۔

یہ دونوں روایتیں جمیع طرق کے ساتھ ضعیف ہیں چنانچہ امام احمد بن محمد الغماریؒ المداوی میں جمع طرق اور اس پر کلام کے بعد فرماتے ہیں کہ: فتلخص ضعف الحديث من جميع طرقه۔[3]

حدیث نمبر ۷:- عن عمران بن حصين رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " يا فاطمة قومي إلى أضحيتك فاشهديها فإنه يغفر لك عند أول قطرة تقطر من دمها كل ذنب عملتيه وقولي: إن صلاتي ونسكي ومحياي

---

[2] : مسند الإمام أحمد بن حنبل (رقم: ۲۹۱۹-۲۹۲۰-۲۸۳/۳) أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (المتوفى: ۲۴۱هـ) دار الحديث – القاهرة

[3] : المداوي لعلل الجامع الصغير وشرحي المناوي لأحمد بن محمد أبو الفيض الغُمَارِي الحسني (المتوفى: 1380 هـ)الناشر: دار الكتبي، القاهرة (3/206)

ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين " قال عمران: قلت: يا رسول الله، هذا لك ولأهل بيتك خاصة فأهل ذاك أنتم أم للمسلمين عامة؟ قال: «لا بل للمسلمين عامة»

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہرہؓ سے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اٹھ کر اپنی قربانی کے پاس جاؤ کیونکہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرنے پر ہی تیرے سارے گناہوں کی مغفرت کی جائے گی، اور یہ (دعا) پڑھو "إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين" حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا سول اللہ! کیا یہ فضیلت خاص آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت کے لئے ہے یا عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس میں عام مسلمان بھی شامل ہیں۔

تخريج الحديث: اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے معجم الکبیر میں (رقم ۶۰۰ /۱۸-۲۳۹) اور معجم الاوسط میں (رقم ۲۵۰۹/۳-۶۹) امام حاکمؒ نے مستدرک میں (۷۵۲۴) نمبر پر اور امام بیہقیؒ نے سنن میں (رقم ۱۰۲۲۵/۵-۳۹۱) اور محمد بن ہارونؒ نے مسند الرویانی میں (رقم ۱۳۸/۱-۳۴) نقل کیا ہے۔

حکم:- یہ حدیث بہت زیادہ ضعیف ہے اس لئے کے اس کو سب نے نضر بن اسماعیل عن ابی حمزۃ الثمالی کے سند سے ذکر کیا ہے اور ابو حمزہ بہت زیادہ ضعیف راوی ہے امام ذہبیؒ نے فرمایا: أبو حمزة ضعيف جدا۔ (تعلیق الذهبی علی المستدرک للحاکم: رقم الحدیث ۷۵۲۴)۔

اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے اسے ضعیف الحدیث لیس بشئی، امام یحیٰی بن معینؒ نے لیس بشيء، السعدیؒ نے واهي الحديث، امام نسائیؒ نے لیس بثقة اور علی بن الجنیدؒ نے متروک قرار دیا ہے۔

(الضعفاء والمتروکون لابن الجوزی: ۱/۱۵۸ – الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۲/۴۵۱)

امام حاکمؒ نے اس کے لئے حضرت ابو سعید خدری کی حدیث کو بطور شاہد کے ذکر کیا ہے لیکن امام ابو حاتمؒ نے اس کو علل لابن ابی حاتم میں (۱۵۹۶) منکر قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر۸:- قال الامام البيهقي في سننه :- أخبرنا أبو محمد عبد الله بن يوسف الأصبهاني، أنبأ أبو سعيد أحمد بن محمد بن زياد , ثنا الحسن بن محمد الزعفراني، ثنا يزيد بن هارون، أنبأ سعيد بن زيد، ثنا عمرو بن خالد، عن محمد بن علي، عن آبائه، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه , أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة: " يا فاطمة قومي فاشهدي أضحيتك , أما إن لك بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنب , أما إنه يجاء بها يوم القيامة بلحومها ودمائها سبعين ضعفا حتى توضع في ميزانك ". فقال أبو سعيد الخدري رضي الله عنه: يا رسول الله أهذه لآل محمد خاصة فهم أهل لما خصوا به من خير , أو لآل محمد والناس عامة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " بل هي لآل محمد والناس عامة ". [4]

[4] : السنن الكبرى (رقم:۱۹۱۶۱؛ ۹/ ۴۷٦) أحمد بن الحسين أبو بكر البيهقي (المتوفى: ۴۵۸هـ) دار الكتب العلمية، بيروت

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ ! اپنی قربانی کے جانور کی نگہبانی کرو اور اس کے ہاں موجود رہو کیونکہ اس کے خون کے ہر قطرہ کے بدلہ میں تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور یہ کہ قیامت کہ دن یہ اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر تمہارے ترازوں میں رکھا جائیگا، حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا: یارسول اللہ! کیا اس کا اجر صرف اہل بیت کے لیے خاص ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہے' آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

تخریج الحدیث : اس روایت کو امام حمیدیؒ نے مسند حمیدی میں (۱/۵۵) اور امام بیہقیؒ نے السنن الکبری میں (۱۹۱۶۱) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

حکم:- یہ حدیث اس سند کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں ہے اور امام بیہقیؒ نے اسے ضعیف جبکہ امام ذہبیؒ نے ضعیف جدا قرار دیا ہے۔

امام بوصیریؒ نے اتحاف الخیرة المهرة میں (۴۷۵۶) نمبر پر ذکر کے فرمایا" قُلْتُ: مَدَارُ إِسْنَادِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَذَا عَلَى عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيِّ، وهو ضَعِيفٌ، كَذَّبَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ معين والجوزجاني، ونسبه وكيع وأبو زرعة لوضع الحديث، وضعفه أبو حاتم وأبو داود والنسائي والدارقطني وَغَيْرُهُمْ"

اور امام البانیؒ نے سلسلة ضعيفة میں (٦٨٢٩) نمبر پر اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

لہذا یہ روایت انتہائی ضعیف ہے اس لئے کہ اس کے سند میں عمرو بن خالد الواسطی رواوی ہے جس کو امام ابن معینؒ، ابو زرعہؒ اسحاق بن راہویہؒ اور امام احمدؒ نے جھوٹا اور کذاب قرار دیا ہے۔ اس حدیث کا پہلا حصہ عمران بن حصینؓ کے روایت میں بھی موجود ہے لیکن سند میں ضعفِ شدید کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کے شاہد نہیں بن سکتے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم؛٦/ ٢٣٠)،(تہذیب الکمال للمزی؛١٢/ ٦٠٥)

حدیث نمبر۹:- عن أبي داود النخعي، عن عبد الله بن حسن بن حسن، عن أبيه، عن جده، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من ضحى طيبة بها نفسه، محتسبا لأضحيته؛ كانت له حجابا من النار»

جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو اور وہ اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو تو وہ قربانی اس کے لئے دوزخ سے آڑ (بچاؤ کا ذریعہ) ہو جائے گی۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں (۲۷۳۶) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

حکم :- اس روایت میں ابو داؤد (سلیمان بن عمرو النخعی الکوفی) کذاب اور واضع راوی ہے چنانچہ امام قتیبہؒ، اسحاقؒ، احمد بن حنبلؒ، ابو حاتمؒ، یحیٰی بن معینؒ سب نے اسے کذاب اور واضع الحدیث کہا ہے۔

(الجرح والتعدیل/ص؛۱۳۲-ج؛۴/ لابن أبي حاتم (المتوفى: ۳۲۷هـ)

حدیث نمبر ۱۰:- عن ابن عباس، أن النبي صلى الله عليه وسلم «نهى أن يضحى ليلا»

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کو قربانی (کے جانور کو ذبح) کرنے سے منع فرمایا۔

تخریج الحدیث : اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں (۱۱۴۵۸) نمبر پر ذکر کیا ہے۔

حکم :- یہ حدیث اس سند کے علاوہ کسی دوسرے سند سے نہیں ملا، امام ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں (۵۹۸۰) نمبر پر ذکر کر کے فرمایا "رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَبَائِرِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ"

اور امام ابن الملقنؒ خلاصة بدر المنير میں (۲/۲۸۴) فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف بسبب سليمان الخبائري المتروك الكذاب، وجهالة آخر معه، ويروى بلفظ المصنف من رواية عطاء بن يسار مرسلًا بسند واهٍ"۔

لہٰذا اس سند کے ساتھ یہ روایت انتہائی ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں سلیمان بن سلمۃ الخبائری جھوٹا ہے جس کو ابو حاتمؒ نے متروک اور ابن جنیدؒ نے کاذب قرار دیا ہے اور امام نسائیؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں سلیمان لیس بشئی، اسی طرح اس میں موجود دوسرا راوی بقیۃ بن الولید بھی تدلیس، مخالفتِ ثقات اور کثرتِ مناکیر کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم؛۴-۱۲۱)،(إكمال تهذيب الكمال لمغلطاي؛۳/۴)

حدیث نمبر ۱۱:- عائشة، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «ضحوا، وطيبوا بها أنفسكم؛ فإنه ليس من مسلم يوجه ضحيته إلى القبلة إلا كان دمها، وفرثها، وصوفها حسنات محضرات في ميزانه يوم القيامة»

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کیا کرو اور خوش دلی سے کیا کرو کیوں کہ جب مسلمان اپنی قربانی کا رخ قبلے کی طرف کرتا ہے تو اس کا خون، گوبر اور اون قیامت کے دن میزان میں نیکیوں کی صورت میں حاضر کئے جائیں گے۔

تخریج الحدیث : یہ حدیث عبد الرزاقؒ نے اپنے مصنف میں (۸۱۶۷) ذکر کیا ہے

حکم :- اس کے سند میں راوی ابو سعید شامی جس کا نام خطیب بغدادیؒ نے تاریخ بغداد میں (رقم ۵۸۲۱/۱۱-۱۲۹) اور محمد بن اسحاقؒ نے الکنی والقاب میں (رقم ۳۲۸۰/۱-۳۷۰) عبد القدوس بن حبیب بتایا ہے، امام نسائیؒ نے الضعفاء والمتروکون میں (رقم ۳۷۷/۱-۶۹) اور ابو حاتمؒ نے الجرح والتعدیل میں (۲۹۵) اسے متروک قرار دیا ہے اور مسلم بن حجاجؒ اور ابن عمارؒ نے اسے ذاهب الحديث کہا ہے (تاریخ بغداد: رقم ۵۸۲۱/۱۱-۱۲۹)

ابن عبد البرؒ نے "التمهيد" میں (۲۳/ ۱۹۳) اس حدیث کو دوسرے سند کے ساتھ عطاء بن ابی رباحؒ سے نقل کیا ہے اس میں ابو سعید الشامی نہیں ہے لیکن اس میں دوسرا راوی "نصر بن حماد" متروک الحدیث ہے حافظ ابن حجرؒ نے تقریب میں (۷۱۰۹) فرمایا " ضعيفٌ أفرط الأزديُّ فزعم أنه يَضَعُ" تو اس پر صاحب التحریر نے استدراک کرتے ہوئے فرمایا "بل: متروك الحديث، كما

قال أبو حاتم والعقيليُّ، وقد كذَّبه ابنُ معين، وقال مسلم: ذاهب الحديث، وقال أبو زرعة وصالح جزرة: لا يكتب حديثه. والحق أن الأزدي لم يُفرط حينما اتهمه بوضع حديث عن شعبة، فقد اتهمه ابنُ معين بالكذب".

لہذا یہ حدیث کسی معتبر سند سے منقول نہیں ہے، اس میں ضعف شدید ہے۔